سوال

(426) ہوٹلوں اور میرج ہالوں میں شادی وغیرہ کی تقریبات کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ جناب کی ان تقریبات کے متعلق کیا رائے ہے جو ہوٹلوں میں منعقد کی جاتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ تقریبات جو ہوٹلوں میں منعقد کی جاتیں ہیں ان میں کئی غلطیاں اور قابل گرفت باتیں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ یقیناً ان تقریبات میں غالباً بلا ضرورت فضول خرچی اور اسراف ہوتا ہے۔

دوسری بات ٹل وغیرہ میں تقریب منعقد کرنے سے مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے اور یہ اختلاط بہت برا اور منکر ہے اسی بناء پر کبار علماء کونسل نے جلالة الملک کی خدمت میں ایک قرارداد پیش کی جس کا مضمون یہ ہے :

"اس بات کی نصیحت کہ ولیمے اور شادیوں کا ہوٹلوں میں انعقاد ممنوع قرار دیا جائے اور یہ کہ لوگ اپنے گھروں میں ولیمے کا اہتمام کریں اور ہوٹلوں میں ان کا تکلف نہ کریں کیونکہ ان پُر تکلف ولائم سے بہت سی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔"

اسی طرح وہ میرج ہال جو بھاری قیمت دے کر کرائے پرلیے جاتے ہیں۔ اس قرارداد میں خیر خواہی کے جذبے سے یہ سب کچھ بیان ہوا کہ لوگوں پر رفق ومہربانی کرنے اور معیشت کو تباہی سے بچانے کے لیے روکا جانا چاہیے تاکہ متوسط طبقہ کے لوگوں کے لیے شادی کا خرچ آسان ہو اور وہ تکلف سے بچ جائیں، کیونکہ جب ان میں سے کوئی اپنے چچا کے بیٹے یا کسی اور قریبی رشتہ دار کو دیکھتا ہے کہ اس نے ان ہوٹلوں میں بڑے پر تکلف ولائم کا اہتمام کیا ہے تو وہ بھی ان کی طرح تکلف کرتے ہوئے اپنے اوپر قرضوں اور خرچوں کا بوجھ لاد کر ان کی مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرے گا یا اس تکلف سے ڈر کر شادی کو لیٹ کرے گا۔

تو میری تمام مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت ہے کہ وہ ان تقریبات کو ہوٹلوں میں منعقد نہ کریں اور نہ ہی مہنگے میرج ہالوں میں ان کا اہتمام کریں، البتہ کم خرچ والا سستا میرج ہال میسر آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہی ہے کہ وہ میرج ہالوں کی بجائے اپنے یا اپنے کسی رشتہ دار کے گھر میں اگر ممکن ہو تو ان تقریبات کو منعقد کرلیا کریں۔ (ابن باز رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 364

محدث فتویٰ